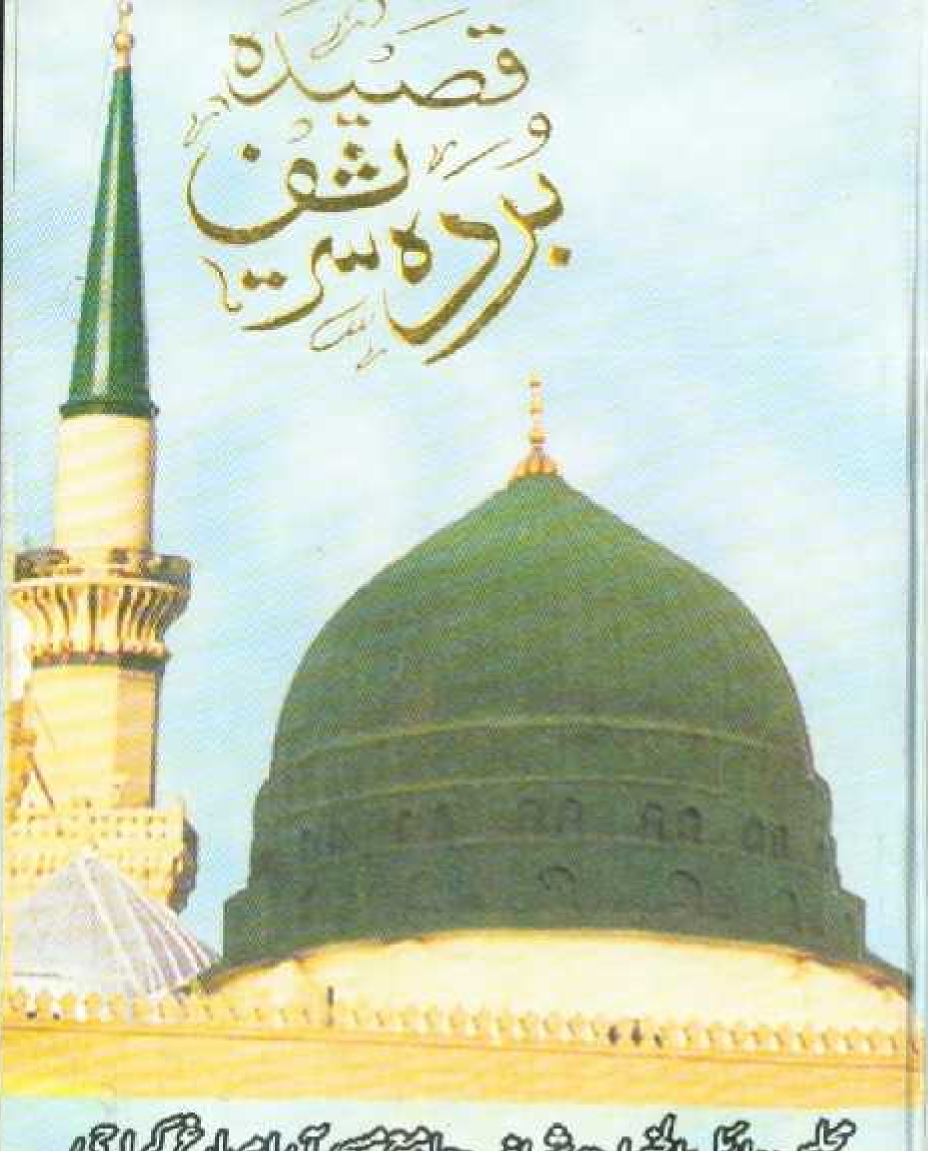

مجلس دلائل الخیرات شریف جامع مسجد آرام باغ کراچی

ہر ماہ چاند کی 12 ویں شب

بعد نماز عشاء

جامع مسجد آرام باغ کراچی میں

قصیدہ بردہ شریف

کا مکمل ورد ہوتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

قصیدہ بردہ شریف

قصیدہ شروع کرنے سے اول یہ درود شریف پڑھا جائے

اللھم صل على سيدنا محمد ملأ الدنيا وملأ الاخرة
وبارك على سيدنا محمد ملأ الدنيا وملأ الاخرة وارحم
سيدنا محمدا ملأ الدنيا وملأ الاخرة اللهم انى اسئلك
يا الله يا رحمن يا رحيم يا جار المستجيرين يا امان الخائفين
يا عماد من لا عماد له يا سند من لا سند له يا ذخر من لا
ذخر له يا حرز الضعفاء يا كنز الفقراء يا عظيم الرجاء
يا منقذ الهلكى يا منجي الغرقى يا محسن يا مجمل
يا منعم يا مفضل يا عزيز يا جبار يا منير انت
الذي سجد لك سواد الليل وضوء النهار و
شعاع الشمس وحفيف الشجر ودوي الماء ونور
القمر يا الله انت الله لا شريك لك اسئلك
ان تصلي على سيدنا محمد عبدك ورسولك وعلى

آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ
اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ
مَأْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِى الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِى الْقِدَمٖ

تمام خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے ہیں جو مخلوق کو عدم سے
پیدا کرنے والا ہے پھر با اختیار نبی ﷺ پر ہمیشہ درود ہو۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

اے میرے مالک اپنے محبوب پر ہمیشہ ہمیشہ درود
اور سلام بھیج جو تمام مخلوق میں افضل و برتر ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ ذِكْرِ عِشْقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

1 اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

کیا ہمسایوں کی یاد سے جو ذی سلم تھے،
تیری آنکھوں سے خون آلودہ آنسو جاری ہیں

2 اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِى الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

یا ہوا آرہی ہے کاظمہ کی جانب سے یا کوہ اضم کی طرف
سے بجلی چمکتی ہے اور تجھے وہاں کی یاد خون رلا رہی ہے

3 فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمٖ

کیا ہوا تیری دونوں آنکھوں کو اگر تو کہتا ہے ٹھہر جاؤ تو بہنے لگتی ہیں اور
کیا ہوا تیرے دل کو اگر اسے کہتا ہے سکون پکڑ تو غمگین زیادہ ہوتا ہے

4 أيحسب الصب أن الحب منكتم
ما بين منسجم منه ومضطرم

کیا گمان کرتا ہے عاشق یا رونے والا کہ محبت کا راز پوشیدہ رہ جائے گا
جب کہ وہ عاشق اشک جاری اور قلب بیقرار کے درمیان ہے۔

5 لولا الهوى لم ترق دمعا على طلل
ولا أرقت لذكر البان والعلم

اگر تجھے محبت نہ ہوتی تو کھنڈروں پر آنسو نہ
بہاتا اور نہ بان و پہاڑ کی یاد سے جاگتا رہتا

6 فكيف تنكر حبا بعد ما شهدت
به عليك عدول الدمع والسقم

تو کس طرح انکار کر سکتا ہے محبت کا جب کہ اس محبت
پر تیری اشکباری اور قلب کی بیماری معتبر شاہد ہیں۔

7 وأثبت الوجد خطي عبرة وضنى
مثل البهار على خديك والعنم

غم عشق نے تیرے رخساروں پر گریہ وبکا اور لاغری کے دو نشان ایسے قائم کردیے ہیں
کہ گل بہار کی طرح زرد اور شاخ عنم کی طرح سرخ ہے اب انکار بے سود ہے

8 نعم سرى طيف من أهوى فأرقني
والحب يعترض اللذات بالألم

ہاں رات کو میرے پاس محبوب کا خیال آیا اور اس نے مجھے بے چین کر دیا تب
مجھے بے خواب رکھا اور محبت کے اندر لذتیں ماری جاتی ہیں الم بجا رہت محبوب سے

9 يا لائمي في الهوى العذري معذرة
مني إليك ولو أنصفت لم تلم

اے قبیلہ عذرہ کی محبت میں مجھے ملامت کرنے والے میں تیرے آگے اپنی مجبوری کا
عذر پیش کرتا ہوں اور اگر تو انصاف کرے تو مجھے ملامت کبھی نہ کرے

10 عدتك حالي لا سري بمستتر
عن الوشاة ولا دائي بمنحسم

میرا حال تجھ تک پہنچ چکا ہے یا میرے جیسا حال تیرا بھی ہو جائے میرا راز چغل خوروں
عیب جو لوگوں سے پوشیدہ نہیں رہا مگر میرا مرض عشق بھی مجھ سے منقطع ہونے والا نہیں

11 محضتني النصح لكن لست أسمعه
إن المحب عن العذال في صمم

تو نے مجھے بے غرض نصیحت کی لیکن میں اسے سننے والا نہیں
اس لئے کہ عاشق نکتہ چینی اور اعتراض کی آواز سے بہرا ہوتا ہے

12 إِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيحَ الشَّيْبِ فِي عَذَلِي
وَالشَّيْبُ أَبْعَدُ فِي نُصْحٍ مِنَ التُّهَمِ

بے شک میں عار کرتا ہوں بڑھاپے سے جو زبان حال کے ساتھ میرا ناصح ہے اور نافرمانی رکھتا ہوں یا ملامت سے محفوظ رہتا ہوں۔ اس بڑھاپے کی نصیحت پر عمل کر کے اور بڑھاپے کے ہوتے تکلیفوں کا اٹھانا بہت بعید ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فِي مَنْعِ هَوَى النَّفْسِ

13 فَإِنَّ أَمَّارَتِي بِالسُّوءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

بیشک میرا نفس امارہ بدی کی طرف مائل کرتا ہے۔ اپنی جہالت کے سبب سے ڈرانے والے بڑھاپے اور انتہائی بڑھاپے کی عبرتوں سے نصیحت حاصل نہیں کرتا

14 وَلَا أَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيلِ قِرَى
ضَيْفٍ أَلَمَّ بِرَأْسِي غَيْرَ مُحْتَشِمِ

ایسا مہمان جو بے تکلف میرے سر کے اوپر اترا، اور فروکش ہوا یعنی بڑھاپا اس کے لئے میں نے اعمال حسن سے مہمانی کا سامان مہیا نہ کیا۔

15 لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنِّي مَا أُوَقِّرُهُ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِي مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر میں جانتا کہ اپنے معزز مہمان بڑھاپے کی عزت میں نہ کرسکوں گا تو سوائے چھپانے کے جو راز ظاہر ہو گیا تھا ہونے دیتا بلکہ وسمہ کر لیتا۔

16 مَنْ لِي بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَايَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

کون ہے جو رد کرے میرے اسپ سرکش کی منہ زوری اور گمراہی کو جس طرح رد کی جاتی ہے منہ زوری سرکش گھوڑے کی لگاموں سے۔

17 فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِي كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّي شَهْوَةَ النَّهِمِ

یہ نہ سمجھ یا امید نہ کر کہ زیادہ گناہ کرتے کرتے معصیت کی خواہش سے سیر ہو کر ترک کر دے گا کیونکہ نفس اس کی طرف مائل ہو جاتا ہے جس طرح زیادہ کھانا کھانے سے حرص کھانے کی بڑھ جاتی ہے۔

18 وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ إِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلَى
حُبِّ الرَّضَاعِ وَإِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

نفس امارہ مثل اس شیرخوار بچہ کے ہے کہ اگر دودھ کے چھڑانے سے جوانی تک دودھ پینے سے نہ روکو تو خواہش شیرخواری میں قوی ہو گا۔ اور اگر مدت رضاعت میں دودھ چھڑا دو تو آسانی سے چھوڑ دے گا۔

19 فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهُ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

اور روک تو خواہش نفس کو اور ڈر اس سے کہ وہ غالب آ جائے یا خود مختار ہو جائے بے شک جب خواہش غالب ہو جاتی ہے تو ہلاک کر دیتی ہے یا عیب دار بنا دیتی ہے

20 وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اور نگاہ رکھ اس نفس کو چراگاہ عمل میں اور اگر وہ حد سے گزر کر چراگاہ کو لذیذ سمجھے تو چرنے سے روک

21 كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِّنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

نفس نے بارہا ایسی لذت دنیا کو پسند کیا۔ جو انسان کے حق میں قاتل تھی اور انسان اس قدر بے خبر رہا کہ اسے معلوم نہ ہوا کہ اس مرغن اور لذیذ کھانے میں زہر ملا ہوا ہے۔

22 وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

اور خائف رہ نفس کے دجل و مکر اور وسوسے سے بھوک اور شکم سیری میں، اس لئے کہ اکثر شدت کی بھوک زیادہ مضر ہوتی ہے۔ بدہضمی سے

23 وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اور بہا آنسوؤں کو اس آنکھ سے جو حرام چیزوں کے مشاہدے سے پُر ہو چکی ہے اور پشیمان ہو کر ایسے افعال شنیعہ سے پرہیز کرنے کو لازم پکڑ

24 وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

مخالفت کر شیطان اور نفس امارہ کی اور نافرمانی کر دونوں کی اگرچہ وہ دونوں مخلصانہ نصیحت اور خیر خواہی کر رہے ہوں پھر بھی متہم اور مشکوک سمجھ

25 وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور نہ پیروی کر نفس و شیطان کی، فریق مخالف بنیں یا منصف تو فریق مخالف اور منصف کے دھوکے اور فریب سے واقف ہے۔

26 اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمِ

میں بارگاہ الٰہی میں قول بے عمل سے معافی طلب کرتا ہوں۔ ایسی باتیں کہہ کر جن پر خود عمل نہیں کرتا میں نے نسبت بانجھ عورت کے ساتھ کی

27 أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِي لَكَ اسْتَقِمِ

میں نے تجھے حکم کیا بھلائی کا اور خود اس پر کاربند نہ ہوا تو کیا اثر ہے میرے اس قول کا کسی پر کہ قائم رہ۔

28 وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

میں نے نفلی اعمال کا زادِ راہ مرنے سے پہلے کچھ تیار نہ کیا اور فرضوں کے سوا کوئی تقرب نفل کے لئے نہ نماز ادا کی۔ نہ فرض روزہ کے علاوہ نفلی روزے رکھے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي مَدْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

29 ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلٰى
أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

ترک کیا میں نے اُن کے طریقہ کو جنہوں نے اندھیری راتوں میں شب بیداری فرمائی یہاں تک کہ ظاہر ہو گئی قدمین مبارکین پر تکلیف ورم کی

30 وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْأَدَمِ

اور باندھا بھوک کی وجہ سے اُس نفسِ قدسی نے اپنے شکم مبارک کو۔ اور اپنے ناز پروردہ پہلوؤں کو پتھر سے کسا

31 وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَّفْسِهٖ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

بلند پہاڑوں نے سونے کا بن کر حضور کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانا چاہا تو حضور نے اپنے بلند حوصلہ اور استغنا سے انہیں ذلیل دیکھا۔

32 وَأَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيهَا ضَرُوْرَتُهٗ
إِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمِ

حضور کے زہد کو ضرورتوں نے اور مضبوط کر دیا۔ اس لیے کہ ضرورتیں پرہیزگاری اور عصمت مآبی پر غالب نہیں آ سکتیں

33 وَكَيْفَ تَدْعُوْا إِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَّوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

اور کیونکر دنیا کی طرف ضرورتیں اپنے محسن ذکی کو بلا سکتی ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ افروزی نہ فرماتے، تو دنیا عدم سے منصۂ شہود پر ظاہر نہ ہوتی

34 مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ

محمد ﷺ سردار اور ملجا ہیں کائنات دنیا و آخرت کے اور جن وانس کے اور دونوں جماعتوں کے عرب سے اور عجم سے

35 نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِي فَلَا أَحَدٌ
أَبَرَّ فِي قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے نبی حکم دینے والے نہی فرمانے والے ایسے ہیں کہ آپ کا مثل کوئی نہیں صدق وعدہ میں ہاں اور نا میں

36 هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

وہی حبیب لبیب ہیں کہ امید کی گئی ہے اُن کی شفاعت کی ہر شدت ومصیبت میں شدتوں اور مصیبتوں سے جو سختی کے ساتھ ان کے غلاموں پر نازل ہونگی ہیں

37 دَعَا إِلَى اللهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ
مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

اس حبیب لبیب نے جو سید الکونین وسید الثقلین ہے ہمیں اللہ کے دین کی طرف بلایا تو ان کی اطاعت کی رسی تھامنے والے ایسی رسی تھامنے والے ہیں کہ کبھی منقطع نہ ہونے والی ہے

38 فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

ہمارے حضور تمام انبیاء پر فوقیت حاصل فرما چکے ہیں شکل وصورت ظاہری اور خلق حسن باطنی میں، اور کوئی نبی حضور کے مراتب کے قریب بھی نہیں پہنچا مرتبہ علم وکرم میں

39 وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

تمام انبیاء سرکار والا تبار ﷺ لیل ونہار کے دریاء اخلاق کا ایک چلو یا ان کے ابر کرم کا ایک بوند لینے کے طالب ہیں۔

40 وَوَاقِفُونَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

تمام انبیاء دربار رسالت میں اپنے منصب کو جانتے ہیں اور اپنے حدود منصب پر حاضر ہیں نقطہ علم کی صورت یا اعراب حکمت کے مطابق

41 فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُورَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پس آپ ہی کی ذات مقدس ہے جو اپنے ظاہری کمالات اور باطنی ترقیوں میں مکمل ہے اور جن کو محبوبیت کے لیے چنا خالق ارواح نے

42 مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيكٍ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

وہ ہستی مقدس بالاتر ہے اپنے محاسن میں کسی کی شرکت سے اور
آپ ﷺ کا جوہر حسن آپ کے سوا کسی دوسرے میں منقسم نہیں

43 دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارَى فِي نَبِيِّهِمِ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيهِ وَاحْتَكِمِ

وہ بات چھوڑ جو عیسائیوں نے اپنے نبی کی شان میں کہی کہ ابن اللہ بتا ڈالا
اور اس کے سوا جو کچھ نعت میں کہنا چاہے حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ

44 فَانْسُبْ إِلَى ذَاتِهِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ إِلَى قَدْرِهِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

پس نسبت کر اس ذات والا ﷺ کی طرف جتنا تو چاہے تعظیم و شرف
سے، اور نسبت کر ان کے مرتبہ کی طرف جتنا تو چاہے عظمتوں سے

45 فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللهِ لَيْسَ لَهُ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

بے شک رسول ﷺ کے فضائل کی کوئی حد نہیں
جو بالفاظ فصیح بولنے والا اپنے منہ سے بول سکے

46 لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهُ آيَاتُهُ عِظَمًا
أَحْيَى اسْمُهُ حِينَ يُدْعَى دَارِسَ الرِّمَمِ

اگر تو ہمارے حضور کی قدر و منزلت کو برابر ان کے معجزات عظیمہ کے دیکھتا
تو زندہ کر دیتا ان کا نام پاک جب کہ پکارا جاتا بے نشان اور بوسیدہ ہڈیوں کو

47 لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُولُ بِهِ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

حضور ﷺ نے ایسی چیزوں سے ہمارا امتحان نہ فرمایا جس کے سمجھنے سے ہماری عقلیں عاجز آ جاتیں اور تھک جاتیں
اور ہمیں ترقی اور ہدایت نصیب ہوئی اس وجہ سے ہم کو کسی قسم کا شک و شبہ کا موقع نہ آیا اور ہم حدود شریعت پر قائم رہے

48 أَعْيَى الْوَرَى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرَى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

مخلوقات حضور ﷺ کی حقیقت سمجھنے سے عاجز ہو گئی اور حضور ﷺ کے نزدیک
و بعید کوئی ایسا نہیں، جو حضور ﷺ کے آگے عاجز اور لاجواب نہ ہو گیا۔

49 كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

حضور اقدس ﷺ کی مثال سورج کی سی ہے کہ جو دور سے چھوٹا نظر آتا ہے
اور جب آنکھ کھول کر دیکھو، تو قرب و بعد دونوں نظر کو خیرہ کر دیتے ہیں

50 وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

کیونکر جان سکتا ہے کوئی دنیا میں حقیقت محمدیہ ﷺ
کو جب کہ قوم دنیا کے ایک خواب غفلت میں سو رہی ہے

51 فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ أَنَّهُ بَشَرٌ
وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

تین مرتبہ پڑھیں

حضور ﷺ کے معاملہ میں ہمارا انتہاء علم یہی ہے کہ وہ بشر ہیں
اور حال یہ ہے کہ وہ تمام خلق اللہ سے افضل اور اعلیٰ ہیں

52 وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسْلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهِ بِهِمِ

تمام معجزات جو انبیاء کرام اقوام ماضیہ (گزری ہوئی قوموں) کے پاس لائے وہ ان
کو ہمارے حضور ﷺ کے نور پاک کی اعانت و تائید سے حاصل ہوئے

53 فَإِنَّهُ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

حضور ﷺ آفتاب فضل الٰہی ہیں اور تمام انبیاء کرام اس آفتاب نبوت سے مستنیر ہونے
والے ستارے ہیں جو لوگوں پر اپنی قسمتوں بدلنے والی روشنی زمانہ تاریک میں دکھاتے ہیں

54 حَتَّى إِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعَالَمِيْنَ وَأَحْيَتْ سَائِرَ الْأُمَمِ

یہاں تک کہ جب یہ آفتاب (حضور ﷺ) مکمل روشن ہو گیا اس کی روشنی
تمام دنیا پر پھیل گئی اور اس نے تمام امتوں کو زندہ کر دیا (یعنی ہدایت مل گئی)

55 أَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

ہمارے حضور ﷺ کی جسمانی ساخت اللہ نے کس قدر دل آویز بنائی۔ اور اس کو
خوش اخلاقی نے کیسی زینت دی۔ کہ چہرہ زیبا سے آثار مسرت و بشاشت ظاہر ہیں۔

56 كَالزَّهْرِ فِي تَرَفٍ وَالْبَدْرِ فِي شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِي كَرَمٍ وَالدَّهْرِ فِي هِمَمِ

ہمارے حضور ﷺ کی ذات گرامی تازگی اور لطافت میں مثل شگوفہ ہے بلندی اور عظمت میں
مثل ماہ کامل کے ہے۔ سخاوت میں مثل بحر ناپیدا کنار۔ عالی ہمتی میں دوام اور زمانہ کی مانند

57 كَأَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِي جَلَالَتِهِ
فِي عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِي حَشَمِ

جب حضور ﷺ تنہا ہوں۔ تو دیکھنے والے
کو یوں نظر آتے ہیں کہ لشکر کے انبوہ میں ہیں۔

58 كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

حضور ﷺ کی گویائی اور تبسم کے معدن یعنی لب و دندانِ مبارک
کے تشبیہ اُس دُرِّ شاہوار سے ہو سکتی ہے جو صدف میں پوشیدہ ہے۔

59 لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

حضور ﷺ کی اُس مٹی سے بہتر خوشبو دنیا میں نہیں۔ جس مٹی سے استخوانہائے مبارک
مس کیے ہوئے ہیں۔ مبارک ہیں وہ جنھوں نے اُس خاکِ اقدس کو سونگھا اور چوما۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

60 اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

حضور ﷺ کی جائے ولادت نے جسدِ مبارک کی خوشبو ظاہر کی۔ سبحان اللہ! اے لوگو!
دیکھو، حضور ﷺ کی جائے ولادت اور مدفنِ اقدس دونوں کیسے پاک اور خوشبودار ہیں۔

61 يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

یومِ ولادت کو فراست سے اہلِ فارس نے جان لیا۔
کہ یہ دن اُن پر بلا و مصیبت کے نازل ہونے کا ہے۔

62 وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ
كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمِ

شاہِ ایران کا محل پھٹ کر رہ گیا۔ اور پھر درست نہ ہو سکا
جس طرح لشکرِ کسریٰ منتشر ہونے کے بعد پھر منتظم نہ ہُوا

63 وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِي الْعَيْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کدوں کی آگ آہِ سرد کھینچ کر سرد ہو گئی
اور نہرِ فرات کی آنکھ یعنی منبع بہنے سے رُک گیا۔

64 وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِ

اور جب کہ خشک ہو گیا دریائے ساوہ تو اہلِ ساوہ
ساحل سے شدّتِ تشنگی میں غصہ سے واپس لوٹے

65 كَأَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَاءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

گویا کہ آتشِ غم میں آگ نے پانی سے نمی حاصل کی ہے
اور پانی نے آگ سے حرارت حاصل کر کے خشکی اختیار کی۔

66 وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَّعْنًى وَّمِنْ كَلِمٍ

جنات آواز دینے لگے، اور نور بلند ہو کر چمکنے لگے اور حق چمکنے لگے
اور حق ظاہر ہو گیا قرآن کریم سے اور حضور ﷺ کے ارشادوں سے

67 عَمُوْا وَصَمُّوْا فَإِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْإِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

کفار اندھے بہرے ہو گئے۔ نہ خوش خبری
کا اعلان سنا۔ نہ ڈرانے والی بجلیاں دیکھ سکے۔

68 مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِأَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

مشرکین اور بے دین منکر اس لئے اندھے بہرے ہوئے کہ
انہیں کاہنوں نے پہلے خبر دی تھی کہ تمہارا دین کج اور غیر قائم ہے۔

69 وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُّنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

کفار حضور ﷺ کی رسالت کے انکار سے پہلے آسمان کی کناروں سے
شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے دیکھتے۔ اور زمین پر بتوں کو گرا ہوا پاتے تھے۔

70 حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ
مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْا إِثْرَ مُنْهَزِمِ

حتیٰ کہ وحی کے راستے سے شیاطین ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگے۔

71 كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

گویا شیاطین بھاگنے میں لشکرِ ابرہہ کے مانند تھے۔ یا اس لشکر کی
مثل جو حضور ﷺ کے دستِ مبارک کی کنکریوں سے مارا گیا۔

72 نَبْذًا بِهٖ بَعْدَ تَسْبِيْحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

یعنی حضور ﷺ کا دشمنوں کی طرف کنکر پھینکنا اس وقت تھا جب کنکریاں حضور ﷺ کے دستِ
اقدس میں سبحان اللہ کہہ رہی تھیں یا یہ پھینکنا تھا جیسے حضرت یونس ؑ کے مچھلی کے پیٹ سے نکلے

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ذِکْرِ یُمْنِ دَعْوَتِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

73 جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٍ

اور آئے درخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے سے سجدہ کرتے
ہوئے آپ کی طرف اپنے تنوں یعنی پنڈلیوں سے بغیر قدم کے

74 كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

گویا وہ درخت ایک خط کھینچتے ہوئے آ رہے تھے۔ اور
ان کی شاخیں ما بین السطور خوبصورتی پیدا کر رہی تھیں۔

75 مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً
تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیْ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تشریف لے جاتے ایک بادل جیسی چلنے والی
چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دوپہر کی گرمی سے بچانے کے لیے ساتھ ہوتی تھی

76 اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

منشق شدہ چاند کی قسم کھاتا ہوں کہ اسے نسبت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے قلب مبارک سے نسبت ہے۔ اور یہ میری قسم مبرور ہے

77 وَمَا حَوَی الْغَارُ مِنْ خَیْرٍ وَّمِنْ کَرَمٍ
وَّکُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْکُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

غار ثور نے کیا احاطہ کیا جمیع فضائل و کرم کا اور کافروں
کی آنکھیں اس نور کو دیکھنے سے اندھی رہیں

78 فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا
وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

گویا صدق غار میں جلوہ فرما تھے اور صدیق اکبر بھی حاضر تھے اور وہ سب کہہ رہے تھے کہ آپ
تو وہاں کبھی نہ ہوئے اور مشرکین وہاں دیکھ بھال کر کے چل دیے کہ اس غار میں کوئی نہیں ہے۔

79 ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْکَبُوْتَ عَلٰی
خَیْرِ الْبَرِیَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

مشرکین نے گمان کیا کبوتر کو اور گمان کیا مکڑی کو کہ یہ خیر عالم
پر ہرگز جالا تاننے والی نہیں اور نہ کبوتر انڈے دینے والا۔

80 وِقَايَةُ اللهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ
مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

اللہ کی حفاظت نے حضور ﷺ کو غنی کر دیا ہے
دو ہری زرہوں سے اور بلند قلعوں سے۔

81 مَا سَامَنِيَ الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

جب کبھی زمانہ نے مجھے تکلیف دی تو میں نے حضور ﷺ
کی حمایت حاصل کر لی اور ظلم زمانہ سے محفوظ رہا۔

82 وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَّدِهٖ
اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

میں نے اپنے حق سے دین و دنیا کی عطا کبھی نہ مانگی مگر
ان کے دستِ سخا سے میں نے من مانی مراد حاصل کی۔

83 لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ
قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

حضور ﷺ کی اس وحی کا انکار نہ کر جو خواب میں آپ پر آئی اس لیے
کہ ان کا ایسا قلب پاک ہے کہ آنکھیں سو جائیں اور وہ نہیں سوتا۔

84 فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

خواب میں وحی ہونے کا سبب یہ ہے کہ حضور ﷺ کمال نبوت کو پہنچے ہوئے تھے
جب انسان اپنی عمر کے کمال کو پہنچتا ہے تو اس کے احتلام کے واقعے کو رد نہیں کیا جاتا

85 تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ
وَّلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

سبحان اللہ وحی اپنی کوشش سے حاصل ہونے والی چیز نہیں
اور نہ نبی پر غیب کی خبروں میں کوئی اتہام لگایا جاسکتا ہے۔

86 كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

[illegible]

بار ہا اچھے ہو گئے بیمار ان کی ہتھیلی کے مس سے اور
آزاد ہو گئے حاجت مند جنون کے پھندے سے۔

87 وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

حضور ﷺ کی دعا نے بے آب و گیاہ قحط زدہ موسم کو سرسبز و شاداب کر دیا یہاں
تک کہ آئندہ و گزشتہ تاریک زمانوں میں یہ سال روشن اور چمکتا نظر آتا ہے۔

88 بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

قحط سالی ایک بارش سے رفع ہوئی۔ اور بارش ایک ابر کی وجہ سے اسکی بری کر دیکھنے والا گمان کرتا تھا کہ یہ دریا کا طوفان یا سیلاب اور عرم سیل ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ ذِكْرِ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ

89 دَعْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَيْلًا عَلٰی عَلَمِ

چھوڑ مجھے اور حضور ﷺ کی تعریف کرنے دے۔ اگرچہ وہ فی الواقع اتنے روشن ہیں جیسے مہمان کی آگ پہاڑ پر روشن ہوتی ہے

90 فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

موتی کا جب موزونیت کے ساتھ ہار بنایا جائے تو اس کی خوبصورتی اور حسن بڑھ جاتا ہے اور وہی موتی جب تنہا ہو تو اس کے حسن ذاتی اور قدر و قیمت میں کوئی نقص نہیں آتا۔

91 فَمَا تَطَاوَلُ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ اِلٰی
مَا فِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

اے مدح کی آرزو کرنے والے تیرا کیا امید مدح میں حضور ﷺ کے اوصاف پر پوری طرح گردن اٹھا کے ان کے اخلاق حمیدہ اور عادات پسندیدہ کا اندازہ کر سکتا ہے اس کے علاوہ ... معلوم کرنا محال ہے

92 اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ
قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

[illegible]

93 لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِیَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

وہ آیتیں قرآن کریم کی کسی خاص قریب زمانہ کی خبر نہیں دیتیں بلکہ آخرت کی خبر بھی دیتی ہیں قصہ عاد اول کی خبر دیتی ہیں اور عاد ثانی ارم کے قصے سناتی ہیں

94 دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ
مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَاءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

معجزہ قرآن ہمارے پاس ہمیشہ کے لیے ہے تو یہ معجزہ تمام انبیاء کے معجزوں سے فائق ہے اس لیے کہ وہ معجزے جو انبیاء لائے وہ ہمیشہ نہ رہے۔

97 مُحْكَمَاتٌ فَمَا يُبْقِينَ مِنْ شُبَهٍ
لِذِي شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِينَ مِنْ حَكَمِ

آیات الٰہیہ خود حاکم اور ایسا فیصلہ کرنے والی ہیں کہ اختلاف کرنے والے کے لیے کوئی شبہ باقی نہیں چھوڑتیں۔ ان کے فیصلہ میں کسی منصف کی حاجت رہتی ہے

98 مَا حُورِبَتْ قَطُّ إِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
أَعْدَى الْأَعَادِي إِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

قرآن کی آیتوں سے کبھی سخت سے سخت دشمن نے محاربہ نہ کیا مگر یا غضب ناک ہو کر لوٹا یا سلامتی سے اُسے قبول کیا۔

97 رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوَى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُورِ يَدَ الْجَانِي عَنِ الْحُرَمِ

قرآن کی بلاغتیں دعوے کرنے والے کو روک دیتی ہیں ایسے جیسے غیرت مند عورت غیر محرم سے پردہ کرتی ہے۔

98 لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِي مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

قرآن کی آیتیں اپنے اندر مثل موج دریا کے معنی رکھتی ہیں اور سمندر کے موتیوں سے قیمت میں اور حسن میں زائد ہیں۔

99 فَمَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصَى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْإِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

آیات قرآنیہ کے عجائبات بے گنتی بے شمار ہیں۔ مگر ان کی کثرت کے شمار چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتا اور بے گنتی ہونے کی وجہ میں گننے والا تھکتا نہیں۔ اور طبیعت ملول نہیں ہوتی

100 قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

پڑھنے والے کی آنکھیں اس کے پڑھنے سے ٹھنڈی ہوتی ہیں اور میں اُسے کہتا ہوں کہ تو فتح یاب ہو گیا۔ اس اللہ کی رسی کو پکڑے رہ

101 إِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّ نَارِ لَظَى
أَطْفَأْتَ حَرَّ لَظَى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

اگر تو ان آیات قرآنیہ کو نار جہنم کے خوف سے تلاوت کرے تو بیشک اس کے سرد چشمے دوزخ کی گرمی بجھا دیں۔

102 كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوهُ بِهِ
مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوهُ كَالْحُمَمِ

آیات الٰہیہ حوض کوثر ہیں جس میں غسل کرنے سے چہرے اُجلے ہو جاتے ہیں گنہگاروں کے جو کوئلہ کی طرح کالے ہوئے ہیں

103 وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآن کی آیتیں انصاف ظاہر کرنے کے لیے مثل میزان یا پل صراط کے ہیں اور اس کے بغیر لوگوں میں عدل و انصاف قائم نہیں رہ سکتا

104 لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

اگر حاسد دانا اور سمجھدار ہو کر دیدہ و دانستہ منکر قرآن اور مخالف فضائل رسول ہو تو اس انکار کرنے پر تو تعجب نہ کر۔

105 قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمِ

کبھی آنکھ آشوب کے باعث ضوء الشمس (سورج کی روشنی) دیکھنے سے قاصر ہو جاتی ہے اور کبھی منہ پانی کا ذائقہ جاننے سے بیماری کی وجہ سے قاصر ہو جاتا ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي ذِكْرِ مِعْرَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

106 يَا خَيْرَ مَنْ يَمَّمَ الْعَافُونَ سَاحَتَهُ
سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُونِ الْأَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے بہترین ان کے جن کے گھروں پر حاجتمند لوگ دوڑتے ہوئے اور مصیبت زدہ لوگ سانڈنیوں پر سوار ہو کر حاضر ہونے کا عزم کرتے ہیں۔

107 وَمَنْ هُوَ الْآيَةُ الْكُبْرَى لِمُعْتَبِرٍ
وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمَى لِمُغْتَنِمِ

اے وہ ذات مقدس جس کا وجود باجود عبرت حاصل کرنے والے کے لیے بڑا نشان ہے اور جس کا مبعوث ہونا غنیمت چاہنے والے کے لیے بڑی نعمت ہے

108 سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا إِلَى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِي دَاجٍ مِنَ الظُّلَمِ

حضور ﷺ آپ نے رات میں سیر فرمائی۔ حرم سے حرم تک جیسے چاند تاریکی میں سیر کرتا ہے۔ اندھیری رات سے۔

109 وَبِتَّ تَرْقٰى اِلٰى اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابِ قَوْسَيْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

اور رات میں چڑھے آپ یہاں تک کہ اس منزل پر پہنچے جس منزل تک انسان و ملک نہیں پہنچ سکتا۔ اور نہ اس منزل تک پہنچنے کی آرزو کر سکتا ہے۔

111 وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا
وَالرُّسْلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰى خَدَمِ

اس مقام پر پہنچ کر تمام انبیاء و مرسلین نے حضور ﷺ کو نماز میں امام بنایا۔ جیسے مخدوم خادموں کے آگے ہوتا ہے۔

101 وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ
فِيْ مَوْكِبٍ كُنْتَ فِيْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

اے سیاحِ لامکان آپ نے چاک کیے ہفت طبقات سماوی مع لشکرِ ملائکہ اور ان سواروں کے جو جلوس میں ہمراہ تھا اور آپ ﷺ اس میں سردار لشکر تھے۔

112 حَتّٰى اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

حضور ﷺ یہاں تک چڑھے کہ کسی چڑھنے بڑھنے والے کو موقع بلند ہونے اور چڑھنے کا باقی نہ رہا۔

113 خَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

آپ ﷺ نے اپنے مقام کی نسبت سے تمام انبیاء کے مقام نیچے کر دیے اور آپ علم مفرد کی طرح علو مرتبت کے ساتھ پکارے گئے

114 كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتِمِ

یعنی یہ ندا اس لیے تھی کہ آپ کو وہ وصل حاصل ہو جو اعین الخلائق سے پوشیدہ ہے اور آپ اس راز مخفی سے واقف ہوں کہ حضور ﷺ کے سوا کوئی اسے نہ جان سکے

115 فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

حضور ﷺ آپ نے تمام فضیلتیں جمع فرمائیں بلا شرکت غیرے اور آپ ﷺ تمام مقامات سے عبور فرما کر اس جگہ پہنچے جہاں کسی کا احتمال وارد و ہجوم نا ممکن ہے۔

116 وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِّعَمِ

بہت بڑی عظمت والی ہے وہ شان جن کے آپ ﷺ مالک بنائے گئے مراتب سے اور مشکل ہے سمجھنا اس نعمت کا جو آپ کو دی گئی نعمتوں سے۔

117 بُشْرٰى لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَايَةِ رُكْنًا غَيْرَ مُنْهَدِمِ

ہم اہل اسلام کو خوشخبری ہے کہ ہمارے پاس خدا کی رحمت کا
ایسا پختہ ستون ہے جو گر نہیں سکتا حضور ﷺ کی ذات گرامی کا

118 لَمَّا دَعَى اللّٰهُ دَاعِيْنَا لِطَاعَتِهٖ
بِاَكْرَمِ الرُّسُلِ كُنَّا اَكْرَمَ الْاُمَمِ

جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ہماری اصلاح اور دعوت اسلام کے لیے
بھیجا تو وہ تمام انبیاء میں اکرم الانبیاء ہیں تو اُن کے پیروکار اکرم الامم ہو گئے

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِيْ ذِكْرِ جِهَادِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

119 رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰى اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

دشمنان دین کے دل آپ کی تشریف آوری کی خبروں سے ایسے ڈرے جیسے
شیر کی آواز بکریوں کو بے خبری میں سراسیمہ و پریشان کر کے بھگا دیتی ہے

120 مَا زَالَ يَلْقَاهُمُ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمِ

حضور ﷺ کفار سے ہر میدان میں مقابلہ آرا رہے۔ یہاں تک کہ نیزہ
مجاہدین کے ذریعہ ان کے گوشت ایسے کر دیے جیسے تختہ قصاب کا گوشت۔

121 وَدُّوا الْفِرَارَ فَكَادُوْا يَغْبِطُوْنَ بِهٖ
اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

کفار ضرب تیغ مجاہدین اسلام سے بھاگنا پسند کرتے اور جو جسم کے ٹکڑے کرگس اور چیل لے اڑے
تھے ان پر غبطہ کرتے کہ جیسے یہ ٹکڑے اس ضرب سے بچ کر کرگسوں کی غذا بن گئے ہم کیوں نہ بنے

122 تَمْضِي اللَّيَالِيْ وَلَا يَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِّنْ لَيَالِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

راتیں گزر رہی ہیں اور کفار نہایت خوف و ہراس میں ان کی
گنتیاں نہیں جانتے۔ جب تک اشہر حرام کی راتیں نہ آ جائیں۔

123 كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ
بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمِ

مذہب اسلام گویا ایک مہمان تھا جو اُن کے گھر آیا اور ایسے
سرداروں کے ساتھ آیا جو دشمنوں کے گوشت کے مشتاق تھے۔

124 يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ

تَرْمِي بِمَوْجٍ مِّنَ الْأَبْطَالِ مُلْتَطِمِ

وہ خمیس معظم لشکروں کا دریا لے کر گھوڑوں پر سوار نیزے اور تیروں کی موجوں سے بہادروں کے ساتھ دشمن سے ٹکراتا ہے۔

125 مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ

يَسْطُو بِمُسْتَأْصِلٍ لِّلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

فرزندان اسلام سے ہر ایک مطیع حکم تھا۔ اللہ سے امید اجر رکھتا تھا۔ اور دشمن پر حملہ ان کی جڑ اکھاڑنے کو اور کفر کی جڑیں کھود پھینکنے کو ہوتا تھا۔

126 حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

یہاں تک کہ ملت اسلامیہ کی ان کی بدولت یہ حالت ہو گئی کہ پہلے وہ سب سے جدا اور غریب الوطن تھی۔ اور اب گویا بڑی برادری اور عزیز و اقارب والی ہو گئی۔

127 مَكْفُولَةً أَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ أَبٍ

وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

ملت اسلام ہمیشہ کے لیے محفوظ و مصئون ہے ہر دشمن سے۔ سبب حضور ﷺ کے ابوت اور علیہ کے کہ باپ کی طرف سے یتیم اور شوہر کی طرف سے وہ بیوہ نہیں ہوتی

128 هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ

مَاذَا رَأَى مِنْهُمْ فِي كُلِّ مُصْطَدَمِ

فرزندان توحید مثل پہاڑوں کے مضبوط اور قائم تھے۔ ان کی نسبت ان میدانوں سے دریافت کر کہ انھوں نے ہر رزم گاہ میں جو مظاہرہ شجاعت کیا وہ کیسا تھا۔

129 فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ أُحُدًا

فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ أَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

حنین و بدر و احد کے غزوات سے پوچھ کہ یہ کافروں کے لیے آفت و بلا کے ایام اور بلاء عام کے موسم تھے۔

130 الْمُصْدِرِي الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ

مِنَ الْعِدَا كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

صحابہ کرام سفید تلواروں کو سرخ خون پلا کر واپس لانے والے ہیں جب کہ تلواریں دشمنوں کے سیاہ بالوں میں جاتی تھیں۔

131 وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ

أَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

یعنی صحابہ کرام لکھتے اور نقش کرتے تھے جسم عدو کے ٹکڑوں پر یہاں تک کہ ان کی قلموں یعنی نیزوں نے کوئی حرف جسم۔ چھوڑا اگر نقطہ لگا کر

132 شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

وہ صحابہ کرام ہتھیاروں سے سج کر بارعب ہو کر ایسے جاتے تھے۔ کہ ان کے چہروں سے وہ ممتاز ہوتے تھے۔ جیسے گلاب کا پھول خاردار درختوں میں ممتاز ہوتا ہے۔

133 تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمُ
فَتَحْسِبُ الْوَرْدَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

صحابہ کرام کی خوشبو تمہارے پاس فتح مکہ کی ہوائیں لاتی ہیں اور تم ہر ایک زرہ پوش کو ایسا پاتے ہو جیسے گلاب شگوفوں میں۔

134 كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

صحابہ کرام گھوڑوں کی پشت پر سوار ایسے معلوم ہوتے گویا کہ چٹان پر پودا اگا ہوا ہے نہ یہ کہ گھاس یا لکڑی کا گٹھا بندھا ہوا۔

135 طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدَى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهُمِ

دشمن کے دل خوف سے اڑتے تھے کہ خوف زدہ ہو کر بکری کے بچے اور بہادر سوار میں اسے تمیز دشوار تھی۔

136 وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللهِ نُصْرَتُهُ
إِنْ تَلْقَهُ الْأُسْدُ فِي آجَامِهَا تَجِمِ

جسے حضور ﷺ کی مدد اور نصرت حاصل ہو۔ اگر اس کے سامنے بن کا شیر بھی آ جائے تو خاموش رہ جائے۔

137 وَلَنْ تَرَى مِنْ وَلِيٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ
بِهِ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

حضور ﷺ کے دربار کا جو قریب ہوگا وہ بھی بغیر اس آستانہ کی مدد کے نہ ملے گا۔ اور دشمن کو بغیر خستہ حالی نہ دیکھا جائے گا۔

138 أَحَلَّ أُمَّتَهُ فِي حِرْزِ مِلَّتِهِ
كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْأَشْبَالِ فِي أَجَمِ

حضور ﷺ نے اپنی امت کو دین کے قلعہ میں اتارا جیسے شیر مع اپنے بچوں کے کچھار میں بے فکر اترتا ہے۔

139 كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيهِ وَخَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

وہ جانتا کہ ذلت پر ڈال دیا قرآن کریم نے ان لوگوں کو جو حضور ﷺ کے شان میں جلسہ اسلامی میں جھگڑنے آئے اور بارہا غالب آئے۔ منکرین پر معجزات اور کرامات مقرر اور شدید الصوت ہے

140 كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّأْدِيبِ فِي الْيُتُمِ

کافی ہے تجھ کو حضور ﷺ کا وہ علم جو بغیر پڑھے ابتداء زمانہ سے تبلیغ کے ایام تک کا ظاہر ہوا کہ وہ بذاتہ خود معجزہ ہے۔

الْفَصْلُ التَّاسِعُ فِي طَلَبِ مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَشَفَاعَةٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

141 خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ أَسْتَقِيلُ بِهِ
ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں نے حضور ﷺ کی مدحت کر کے اس ذریعہ سے اس عمر کے گناہوں کی معافی طلب کی ہے جو شعر گوئی اور اہل دنیا کی خدمتوں میں ضائع ہوئی۔

142 إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ
كَأَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِنَ النَّعَمِ

ان دونوں باتوں یعنی شعر گوئی اور خدمت اہل دنیا نے میری گردن میں ایسی چیز ڈالی ہے جس کے انجام سے خوف زدہ ہوں اور سمجھتا ہوں کہ ان گناہوں کا بار ڈال کر میں اس صدقہ کے جانور کے مثل ہوں جو پٹہ ڈال کر ذبح کرنے لے جایا جاتا ہے۔

143 أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

میں نے شعر گوئی اور خدمت سلاطین دونوں حالتوں میں طفلانہ گمراہی کی اطاعت کی اور بجز گناہ و ندامت کے کچھ حاصل نہ ہوا۔

144 فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّينَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

افسوس میری جان خسارہ میں گئی کہ اس نے دنیا چھوڑ کر دین نہ خریدا اور نہ خریدنے پر غور کیا۔

145 وَمَنْ يَبِعْ آجِلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَفِي سَلَمِ

یعنی جو شخص آخرت کو دنیا کے عوض بیچے اس کو نقصان ظاہر ہوگا خواہ وہ بیع وجود مبیع پر ہو یا بیع موعود یعنی سلم ہو جسے بدھنی کہتے ہیں۔

146 إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِي بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِي بِمُنْصَرِمِ

اگرچہ میں گنہگار ہوں مگر میرا معاہدہ اطاعت اس سے ٹوٹنے والا نہیں جو میں نے حضور ﷺ سے کیا اور میری عقیدت و محبت کی رسی کٹنے والی نہیں۔

147 فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِي
مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

کیونکہ میرا نام محمد ہے مجھے میرے حضور ﷺ کے حضور میں امن لازمی ہے اس لیے کہ حضور ﷺ اپنے وعدہ کے وفا کرنے میں اوفی الخلق ہیں۔

148 إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي مَعَادِي اٰخِذًا بِيَدِي
فَضْلًا وَّإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

اگر حضور ﷺ میرے مرنے کے بعد میرے دستگیر نہ ہوں تو کہنا کہ اے قدم پھسلے ہوئے ذلیل۔

149 حَاشَاهُ اَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِي مَكَارِمَهُ
اَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

حضور ﷺ کی شان کرم اس سے منزہ کہ ان کے در پر سائل جو امیدوار جائے وہ بخشش حاصل کیے بغیر بے نیل و مرام واپس لوٹ آئے۔

150 وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِي مَدَائِحَهُ
وَجَدْتُّهُ لِخَلَاصِي خَيْرَ مُلْتَزِمِ

جب سے میں نے اپنے افکار میں حضور ﷺ کی نعت گوئی لازم کی میں سمجھتا ہوں کہ میں نے بہترین جائے پناہ لی۔

151 وَلَنْ يَّفُوتَ الْغِنٰى مِنْهُ يَدًا تَرِبَتْ
إِنَّ الْحَيَا يُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِي الْاَكَمِ

جو ہاتھ مفلس حضور ﷺ کی بارگاہ کی طرف بڑھے وہ بھی دولت لیے بغیر واپس نہ ہو بارش ہوتی ہے تو پہاڑ کی چوٹیوں پر بھی پھول کھلا دیتی ہے۔

152 وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

میں حضور ﷺ کی مدح نعت سے وہ تازگی اور بہجت حاصل کرنا نہیں چاہتا جو زہیر بن ابی سلمیٰ مشہور شاعر کے ہاتھوں نے سنان بن ہرم کی تعریف کے صلہ میں حاصل کی۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِي ذِكْرِ الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَاجَاتِ

153 يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ اَلُوذُ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے بہترین کریم عالم آپ کے سوا میرے لیے کوئی جگہ نہیں جہاں پناہ لوں مصیبتوں کے عام نزول کے وقت

154 وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

یعنی حضور ﷺ کی عظمت و شان کی پناہ میرے واسطے تنگ نہ ہوگی بروز قیامت منتقم حقیقی کے نام سے اپنی شان ظاہر فرمائیں گے۔

155 فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

حضور ﷺ آپ کے ہی خوان جود و کرم سے دنیا ہے اور اس کی ضد یعنی آخرت کا وجود اور لوح و قلم کے علم آپ کے دائرہ معلومات کا ایک جز ہیں

156 يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

اے نفس اپنے گناہوں کے سبب سے جو بہت بڑے ہو گئے ہیں ان کی رحمت سے مایوس نہ ہو کیونکہ غفران و رحمت کے ہوتے بڑے گناہ بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

157 لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

شاید کہ رحمت الٰہی جب تقسیم ہو ممکن ہے میرے گناہوں کے برابر میرے حصہ میں آ جائے۔

158 يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ

الٰہی اپنی بارگاہ میں یوم حشر میری امید کے خلاف نہ کر اور میرا اعمالنامہ مغفرت حاصل کرنے والوں سے کاٹ کر منقطع نہ کر۔

159 وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

الٰہی اپنے بندے پر دین و دنیا میں رحم فرما کیونکہ اس کا صبر اتنا کمزور ہے کہ جب ہول و فزع کا سامنا ہو تو یہ بھاگ جاتا ہے۔ یعنی جاتا رہتا ہے۔

160 وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَائِمَةٍ
عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ

اور رحمت کے بادلوں کو حکم کر کہ وہ صلوٰت و سلام کی موسلا دھار بارشیں نبی رحمت ﷺ پر ایسی کریں کہ ہمیشہ جاری رہے۔

161 وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ

حضور ﷺ کے آل و اصحاب اور تابعین پر رحمت فرما جو پرہیزگار و برگزیدہ اوصاف تحمل و شرافت والے ہیں۔

162 مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا
وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

تیری رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک باد صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلاتی رہے اور جب اونٹوں کو شتربان اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔

163 ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرَ
وَعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

پھر راضی ہو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جو فضل و کرم والے ہیں۔

164 يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اے میرے رب مصطفیٰ کریم ﷺ کے صدقے ہمارے مقاصد کو پورا کرے اے بے حساب کرم کرنے والے ہمارے گذشتہ گناہ کو بخش دے

165 فَاغْفِرْ لِنَاشِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِيهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

پس ہمیں بخش دے اس کے لکھنے پر اور بخش دے اس کے پڑھنے والے کو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بھلائی کا اے بہت بخشش اور کرم کرنیوالے

166 يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَّحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَا مُبْدِيَ النِّعَمِ

اے میرے رب ہم سب تجھ سے مغفرت و اچھے خاتمے کے طلبگار ہیں اے نعمتوں کو پیدا کرنے والے

167 وَاغْفِرْ إِلٰهِي لِكُلِّ الْمُسْلِمِينَ بِمَا
يَتْلُوهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَفِي الْحَرَمِ

اے میرے پروردگار تمام مسلمانوں کو بخش دے اس (قرآن مجید) کے وسیلے سے جسے مسلمان مسجد اقصیٰ و حرم شریف میں پڑھتے ہیں

168 بِجَاهِ مَنْ بَيْتُهُ فِي طَيْبَةٍ حَرَمٌ
وَّاِسْمُهُ قَسَمٌ مِّنْ أَعْظَمِ الْقَسَمِ

اور اس ذات پاک کے صدقے تو انکی مغفرت فرما جنکا گھر مدینے منورہ میں ہے جو حرم ہے اور جنکا مقدس نام بڑے قسموں میں سے ایک قسم ہے

169 وَهٰذِهِ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي بَدْءٍ وَّفِي خَتَمِ

اور یہ پسندیدہ بردہ ختم ہوا اور ابتداء و اختتام میں تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں ۔

170 أَبْيَاتُهَا قَدْ أَتَتْ سِتِّيْنَ مَعْ مِائَةٍ
فَرِّجْ بِهَا كَرْبَنَا يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

اس بردہ شریف کے 160 اشعار ہیں اس قصیدہ کی برکت سے ہمارے
مصائب و آلام کو دور فرما اے بے حساب فضل و کرم کرنے والے

قصیدہ کے اختتام کی دعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِيْ
بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ
عَلَيَّ فَلَا أَهْلِكُ وَأَنْتَ رَجَائِيْ فَكَمْ مِنْ نِعْمَةٍ
أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ
وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ
بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ
فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ
صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَآنِيْ عَلَى
الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ
الَّذِيْ لَا يَنْقَضِيْ أَبَدًا وَيَا ذَا النَّعْمَاءِ الَّتِيْ
لَا تُحْصٰى أَبَدًا أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبِكَ أَدْرَأُ فِيْ
نُحُوْرِ الْأَعْدَاءِ وَالْجَبَابِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ
سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ
حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ
فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اٰمِيْن
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ